ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol.6 No.2 2022

بشریٰ رحمٰن کے ناول "پیاسی" کا فکری وفنی جائزہ

INTELLECTUAL AND ARTISTIC REVIEW OF BUSHRA REHMAN'S NOVEL "PIYASI"

* Dr. Aqsa Naseem Sindhu ** Dr. Aasma Rani *** Tahir Rafiq

* Assistant Professor of Urdu, Govt. Sadiq Woman University BWP, aqsanaseemsindhu@gmail.com

** Assistant Professor of Urdu (HOD), Govt. Sadiq Woman University BWP, aasma.rani@gscwu.edu.pk

*** Scholar of M.Phil. Urdu, Govt. Sadiq Woman University BWP, tahirrafiq931@gmail.com

Abstract

Bushra Rehman is a unique novelist who sheds light on our social issues, economic and political life events through his novels. At the same time, she makes the exploitation of women a topic because she is a keen observer of women's psychology. This is the language that is spoken in our society. The novel theme of the novel depicts love, social issues and the mental struggles of middle-class women and the exploitation of women. The extension of rights is wide. This novel is a beautiful confluence of such topics. In this novel, there is height and depth of art in the mind of the author and the plot keeps moving forward at its own pace. The novel is also alive

قابل ذکر الفاظ: بشریٰ رحمٰن، ناول، عورت، معاشرتی مسائل، موضوع، جزئیات وغیرہ

یہ مضمون بشریٰ رحمٰن کے ناول "پیاسی" کے فکری وفنی جائزہ پر مشتمل ہے۔ بشریٰ رحمٰن ایک منفرد ناول نگار تھیں جنھوں نے اپنے ناولوں کے ذریعے ہمارے معاشرتی مسائل، اقتصادی اور سیاسی زندگی میں ہونے والے واقعات کو موضوع بنایا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ عورت کے استحصال کو بھی موضوع بناتی ہیں کیوں کہ وہ عورت کی نفسیات کا گہرا مشاہدہ رکھتی ہیں۔ بشریٰ رحمٰن کرداروں کے خارجی واقعات کے ساتھ ساتھ ان کی داخلی کیفیات کو بھی بیان کرتی ہیں اور وہ بلا سبب رنگ آمیزی نہیں کرتیں بلکہ جس طرح ہمارے معاشرے میں زبان بولی جارہی ہوتی ہے اس طرح کی زبان استعمال کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ زندگی کے اسرار ورموز سے بھی واقفیت رکھتی ہیں جس کو اپنے کرداروں کے ذریعے کہیں شگفتہ اور کہیں شعرانہ مزاج میں بیان کرتی ہیں۔ ان کے موضوعات ادبی حوالے سے اس بات کے متقاضی ہیں کہ ان کے تخلیقی تجربے جو کہانیاں لکھنے کی بنیاد بنے ان پر روشنی ڈالی جائے۔

اگرچہ یہ ایک تجزیاتی مضمون ہے جس میں بشریٰ رحمٰن کے ناول "پیاسی" کے فکر و فن کی وضاحت کی گئی ہے مگر تحقیقی نقط نظر کو کسی بھی تحقیق میں نمایاں خوبی حاصل ہوتی ہے اور مضمون ہذا چونکہ اقداری مواد پر مشتمل ہے تو اس مضمون کو تاریخی طریقہ تحقیق کے تحت بنیادی وثانوی ماخذات جن میں کتب، مضامین، اخبارات شامل ہیں، کی مدد سے مکمل کیا گیا ہے۔

بشریٰ رحمٰن کے ناول "پیاسی" میں ان کے فکر و فن کے ذریعے یہ واضح کرنا ضروری تھا کہ ان کے ناول "پیاسی" کا اہم موضوع کیا ہے؟ تو اس مضمون پر تحقیق کے دوران جس ادبی مواد کو زیر مطالعہ لایا گیا ہے۔ اس میں بشریٰ رحمٰن کی کتب "دختر پاکستان"، "وہ باتیں تیری، وہ فسانے تیرے"، خصوصی مطالعہ ناول "پیاسی" سمیت کئی ادبی کتب شامل ہیں۔

بشریٰ رحمٰن کا شمار عہد حاضر کے ناول نگاروں میں ہوتا ہے جو اپنے گردوپیش کے حالات و واقعات کی روشنی میں معاشرتی مسائل، اقتصادی، جنسی کشمکش، سیاسی صورت حال اور عورت کے استحصال کے نتیجے میں پیدا ہونے والے واقعات کو ناول میں پیش کرنے کا ہنر جانتی ہیں۔ وہ ایک بے خوف حقیقت نگار تھیں۔

۸۳۰ صفحات پر مشتمل بشریٰ رحمٰن کا یہ ناول "پیاسی" (۱۹۸۴ء) جو موضوع محبت، معاشرتی مسائل، متوسط طبقے کی عورتوں کی ذہنی کشمکش اور عورت کے استحصال کی تصویر کشی کرتا ہے۔ پورا ناول معاشرتی مسائل میں پیدا ہونی والی برائیوں یعنی اَپر کلاس کی عیاشیاں، عورتوں سے ہونی والی ناانصافیوں اور معاشرے میں عورت کے حقوق کا استحصال پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ ناول اس طرح کے موضوعات کا حسین سنگم ہے۔ بشریٰ رحمٰن ایک ایسی مصنفہ ہیں جو کہانی کے اسرار ورموز سے واقفیت رکھتی ہیں اور ایسے ماحول کی تصویر کشی کرنے میں زبان وبیان، شاعرانہ فضاء اور صداقت شعاری سے کمال کی حد تک فائدہ اٹھاتی ہیں۔ اس ناول میں بیانیہ ہیئت اور بناوٹ میں روانی کا عنصر بھی ہے۔ وہ واقعات و کیفیات کو ایسی زبان میں بیان کرتی ہیں جو زبان ہمارے معاشرے میں بولی جارہی ہوں۔ وہ خیال کو ایسے انوکھے طریقے سے باندھتی ہیں جس کی وجہ سے جگہ جگہ ان کی فکر کے نئے زاویے سامنے آتے ہیں۔ ڈاکٹر عبد اسلام انصاری ان کی تخلیق کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "بشریٰ رحمٰن کو کہانی کہنے کے جادو کے سارے منتر آتے ہیں۔۔۔ بشریٰ رحمٰن کی تحریروں میں روانی ہے، بیان کی پختگی ہے، بے جا حاشیہ آرائی اور لفاظی نہیں۔۔۔ اس کے باوجود ان کا بیانیہ میں جابجا ندرت خیال اور معنی آفرینی کے موتے چمک چمک جاتے ہیں۔"۱؎

بشریٰ رحمٰن سیاست میں جانے سے پہلے سیاسی زندگی کو بھی جانتی تھیں لہٰذا سیاسی زندگی کی تلخ حقیقتوں کو نہ صرف دیکھا بلکہ سمجھا بھی اور اپنے تمام تر مشاہدات و تجربات کو تخلیقی قوت کے بل بوتے پر اس ناول میں بیان بھی کیا ہے۔ ناول "پیاسی" کو تین حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ جن میں سفر، سرائے اور سنگم۔ ان میں بے شمار واقعات، حادثات، رجحانات اور اشخاص کو ایک خاص ترتیب سے پیش کیا ہے۔ ناول کا پلاٹ اپنی فطری رفتار سے آگے بڑھ کر ایک معنی خیز نقطہ پر پہنچتا ہے اور ہمارے ذہن میں پیدا ہونے والے سوالات کے جواب دیتا جاتا ہے۔ اس ناول کا زیادہ تر مواد، اسلوب بیان، ہمارے معاشرتی مسائل اور متوسطہ طبقے کی تصویر کشی کرتا ہے۔ جس کی بنیاد بد عنوانی، رشوت خوری، سمگل اور متوسط طبقے کی ذہنی سوچ پر ہے۔ ناول کے مرکزی کردار منشی حماد احمد اور آمنہ ہیں جو اپنی مرکزی حیثیت سے

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

پورے ناول میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ کردار ایک ایسے سیارے کی مانند دکھائی دیتے ہیں جس کے ارد گرد دوسرے کردار گردش کر رہے ہیں۔ناول میں مرکزی مقام ان ذہنی اور نفسیاتی کیفیتوں کا ہے جن سے منشی حماد احمد پے در پے گزرتا رہتا ہے۔ناول کی ابتداء ان الفاظ سے ہوتی ہیں:

"وہ دونوں کمرے میں داخل ہوئے تو کمرہ نیم تاریک اور نیم گرم تھا پانچ چھ بستر لگے تھے جن میں کوئی جنبش نہیں ہو رہی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ سب پر نیند اپنا سحر پھونک چکی ہے۔ انھوں نے کمرے کے وسط میں کھڑے ہو کر توقف کیا تو انہیں لمبی لمبی سانسیں بھی صاف سنائی دینے لگیں۔ حماد کی فطانت نے فی الفور دو اندازے لگائے۔ ایک تو یہ کہ کمرے میں مختلف عمروں کے لوگ سوئے ہوئے ہیں معمر افراد کی سانسیں بے سُر کی سیٹیاں بجا رہی تھیں بچوں کی سانسیں ان کی شرارتوں کی طرح نڈر اور معصوم تھیں۔"۲؎

ناول کے ابتدائی الفاظ ہمارے اندر مرکزی کردار اور ناول کے موضوع سے متعلق غیر معمولی تجسس کو بیدار کرتے ہیں اور ناول میں شروع سے ہی ایک نامعلوم تذبذب کا احساس چھایا رہتا ہے چونکہ بیانیہ پر مصنفہ کو عبور حاصل ہے جس کے وسیلے سے وہ پوری فضاء اور ماحول کو اپنی قید میں کرنے میں کامیاب نظر آتی ہیں۔ ادیبہ نے نچلے طبقے کی زبان اور طرز زندگی کو خاص رنگ میں پیش کیا وہ ہلکی پھلکی باتیں لکھتے ہوئے اچانک ایسی چبھتی ہوئی بات کہہ جاتی ہیں کہ قاری چونک جاتا ہے۔ مصنفہ عوامی مسائل کو بیان کرنے پر دسترس رکھتی ہیں وہ ایک صاحب الرائے تھیں جنھوں اپنے علم، تجربے اور مشاہدے کی روشنی پر مخصوص معیار قائم کیا اور پھر مضبوط دلائل کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا:

"وہ کمبل کی بکل مار کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ اُف اس کی ہڈیاں چیخ اٹھیں کسی وضع دار نواب کی طرح صوفہ بھی اندر سے کھوکھلا ہو چکا تھا۔ بیٹھنے میں جا بجا گڑھے پڑتے تھے اور کوہان کی ساخت کی کچھ چیزیں جسم میں چبھتی تھیں۔"۳؎

"صبح کمرے میں ایک مسلسل سرسراہٹ اور جھاڑ پونچھ کی آواز نے حماد کو جگا دیا اس نے رضائی سے منہ باہر نکالا اور مندی پلکوں کو کھول کر کمرے کا جائزہ لینے لگا وہ حیران ہوا۔۔۔ کمرے کا حلیہ ہی بدلا ہوا تھا۔ صوفوں پر سفید براق ایسے کور چڑھے ہوئے تھے بستر صاف ستھرا تھا۔ اب اس پر ایک پھول دار بیڈ کور پڑا ہوا تھا تپائی کا میز پوش بدلا تھا۔ کرسیوں پر نئی صاف ستھری اور رنگ برنگی گدیاں پڑی تھیں۔ غرض ایک ہی رات میں کمرے نے اپنا چولا بدل لیا تھا۔ اس وقت کمرے کی حالت اس مفلس اور نوجوان لڑکی کی مانند ہو رہی تھی جو خصوصی مہمانوں کی آمد کا سن کر نہا دھو کر صاف کپڑے پہن لیتی ہے۔"۴؎

ان اقتباسات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ناول نگار نے ایک ایک تفصیل کو ذہن میں رکھ کر پوری تصویر کو بے نقاب کیا ہے اور وہ جس طرح ہر منظر کو اس کی جزئیات کے ساتھ صفحے پر اتارتی ہے وہ ان کے مشاہدات اور تخیلات کی ایمائی قوت ہے۔

ناول "پیاسی" میں کرداروں کی پیشکش اور جزئیات نگاری کو ایک خاص اہتمام سے واضح کیا گیا ہے جس کی وجہ سے ہر تصویر کے خدوخال روشن اور جاذب نظر آتے ہیں۔ ان میں ایک طرح کی قطعیت اور صراحت محسوس ہوتی ہے۔ اس ناول میں متحرک، رواں دواں، جیتے جاگتے کرداروں کی بڑی فروانی اور زندہ دلی نظر آتی ہے۔ جیسے بیگم ابراہیم، اسماعیل، سجیلہ (سجو)، ڈولی، عابد حسین، سمی، بیگم جہانگیر، بیگم سجاد احمد وغیرہ اہم اور غیر اہم کردار ہیں۔

نسوانی کرداروں میں بیگم ابراہیم، آمنہ، سکینہ، سجیلہ، ڈولی، بیگم جہانگیر، بیگم سجاد احمد وغیرہ۔ ان تمام کرداروں کا تعلق ایک ایسے ماحول سے ہے جو سراسر تاریکی، فیشن ایبل اور فحاشی میں لپٹے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے کردار ہیں جو ظلم وجور کا مظاہرہ کر کے ہیبت طاری کرتے ہیں۔ اس سے انسان کے سوچنے کے در وا ہوتے ہیں۔ بشریٰ رحمٰن کو کردار نگاری اور سراپا نگاری پر دسترس حاصل ہیں۔ مثلاً حماد کا حلیہ انتہائی سادہ اور بڑے دل نشین انداز میں اس طرح بیان کرتی ہیں۔

"اندر ایک نوجوان جس کے ماتھے پر بال بے ترتیبی سے بکھرے ہوئے تھے اور جس نے کمبل کا حجرہ بنایا ہوا تھا جس میں صرف اس کی گردن باہر نظر آ رہی تھی۔ ۔۔۔ ایک کتاب پڑھنے میں مستغرق تھا۔"۵؎

حماد کا تعلق ایک اپر کلاس سے ہے جس کا دادا زیاد احمد صحافت کے پیشے سے وابستہ تھا اور باپ کمشنر ہے۔ دس ماہ کا تھا کہ والدہ کا انتقال ہو گیا پھر دادا دادی نے پرورش کی ان کی وفات کے بعد والد کے پاس آ گیا۔ سگی ماں کی وفات کے بعد سوتیلی ماں کی بے حسی، بے ضمیری نے آخر حماد کو گھر سے نکلوا کر ہی دم لیا۔ حماد اس وقت ایف۔ اے کا طالب علم تھا کئی طرح محنت و مشقت کے کام کرنے کے بعد آخر کار صحافت کے پیشے سے وابستہ ہو جاتا ہے۔ حماد کا کردار شروع سے لے کر آخر تک مثبت کردار کے طور پر سامنے آتا ہے۔ یہ ناول نگار کی قوت گوئی، مشاہدہ اور گہری بصیرت کا ہی نتیجہ ہے کہ وہ اس کردار کو متحرک رکھتی ہیں۔

ناول "پیاسی" کے دیگر کرداروں میں سب سے جاندار کردار اور ذہن پر دیر تک رہنے والے کرداروں میں مرکزی نسوانی کردار آمنہ اور ثانوی نسوانی کردار سجیلہ عرف سجو کا ہیں۔ یہ وہ کردار ہیں جو حساس اور سمجھ داری کے ساتھ ساتھ معاملہ فہم بھی دکھائی دیتے ہیں ساتھ ہی مستقبل میں ہونے والے واقعات و حادثات کا اشاریہ بھی۔ ان کرداروں میں قوت نمو ہے جس سے ناول میں دلچسپی برقرار رہتی ہے۔

جہاں نسوانی کردار کا سوال ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ بشریٰ رحمٰن نسوانی کردار کا بہت گہرائی سے مشاہدہ کرتی ہیں۔ اس طرح ناول "پیاسی" کے نسوانی کردار زیادہ فعال اور متحرک نظر آتے ہیں خاص طور پر بیگم ابراہیم، سجیلہ، ڈولی، بیگم جہانگیر وغیرہ بے حد اہم اور اپنی جگہ پر جاندار اور دلچسپ بھی ہیں۔ بشریٰ رحمٰن اس ناول کے ذریعے یہ واضح کرنا چاہتی ہیں کہ عورت کا مقام و مرتبہ اس کے شوہر سے وابستہ ہے عورت اپنے معاشی تحفظ کے لیے مرد کے سہارے کی محتاج ہے اور یہ بات انھوں نے بیگم ابراہیم جو آمنہ کی ماں ہے اور ہمیشہ معاشی عدم کی بدولت احساس کمتری کا شکار رہتی ہے، اس کے ذریعے واضح کی ہے۔ ناول کا نسوانی مرکزی کردار آمنہ جو استحصال زدہ عورت کے روپ میں سامنے آتا ہے۔ اس کردار میں یہ دیکھا گیا ہے کہ بیٹی کی حق تلفی شادی کی صورت میں ظاہر ہوئی کہ زندگی کے اس اہم فیصلے میں اس کی

Vol.6 No.2 2022

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

رائے لینا تو دور اسے آگاہ کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا گیا۔ ڈولی عابد حسین کی بہن ہے جو اپنی ذاتی غرض کے لیے ہر وقت نئی نئی سہیلیاں بناتی ہے اور ان کو اپنی میٹھی میٹھی باتوں کے جال میں پھنساتی رہتی ہے۔ سجیلہ عرف سجو کے کردار کے ذریعے بھی اس معاشرتی تضاد اور استحصال کو اعلیٰ مثال کے طور پر پیش کیا ہے۔ سجو کو تعلیم سے لے کر شادی تک کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان سب کرداروں کے ذریعے ناول میں دلچسپی اور تجسس کا عنصر پیدا کیا گیا ہے۔ ڈولی کا کردار اور اس کی جسمانی ہیئت کو کچھ اس انداز سے پیش کیا ہے:

> "چھوٹے سے قد کی سڈول جسم ڈولی غالباً کسی کی توجہ کا مرکز نہ بنتی اگرچہ وہ مختلف کاروں اور اسکوٹروں پر کالج آیا کرتی کبھی کبھار وہ اپنی سائیکل پر بھی آجاتی تھی لیکن کوئی کار اُس کے انکل کی تھی کوئی بھائی کی اور کوئی کزن کی۔ بس سائیکل اُس کی اپنی تھی جب کوئی اُسے کار میں لفٹ نہ دیتا تو وہ اپنی سائیکل کے پیڈل گھماتی کالج آجاتی۔ ایک نمایاں بات اُس میں یہ تھی کہ کلاسز ختم ہونے کے بعد وہ گپ بازی کے لیے کالج میں کبھی نہ ٹھہرتی یوں لگتا جیسے کالج سے باہر اُس کی دلچسپیاں زیادہ رنگین ہیں۔"
>
> ۶ ۔

بشریٰ رحمٰن اپنی کہانیوں میں خاص طور عورت کو موضوع بناتی ہیں۔ وہ معاشرے میں خواتین پر ہونے والے ظلم و ستم، جنسی اثرات اور سماجی کشمکش کو بیان کرتی تھیں۔ ناول نگار کا مقصد کرداروں کی کردار سازی نہیں بلکہ ان کرداروں کے توسط سے سفاکیت کو اجاگر کرنا ہے۔ بشریٰ رحمٰن نے ایسے ماحول کی سچی تصویر کشی میں حقیقت پسندانہ اور جرأت مندانہ اقدام کا ثبوت تو فراہم کیا ہے لیکن ان کا قلم تہذیب کے دائرے سے باہر نہیں ہوا۔ سید ضمیر جعفری کا کہنا ہے:

> "بشریٰ رحمٰن ادب کا ریفرنڈم جیت چکی ہے۔ بشریٰ کی مقبولیت کا راز متوسط طبقے کے مسائل اور اس کے۔۔۔۔۔۔وہ اپنے آس پاس کی مٹی کو گواہ بنا کر لکھتی ہے۔"۷ ۔

بشریٰ رحمٰن کا المیہ یہ ہے کہ وہ قاری کو ناول کے آخر تک تجسس میں رکھتی ہیں۔ واقعات در واقعات کی سست روانی سے منزل کی طرف رواں نظر آتی ہیں۔ مصنفہ نے ناول کے پہلے حصے میں مرکزی کردار حماد اور آمنہ کو ملا کر پھر سے الگ کر دیا اور جدائی کے غم میں آمنہ کی ذہنی انتشار کو دکھا کر منظر سے ہی غائب کر دیا ہے اور آخری حصے میں مصنفہ نے پھر آمنہ کو حماد کے سامنے لا کھڑا کیا لیکن اس کردار کی پورے ناول میں کسمساہٹ محسوس کی جاسکتی ہے۔

بشریٰ رحمٰن کے نزدیک انسان کو پرکھنے کا آلہ دولت نہیں بلکہ اس کا اخلاق اور اس کا کردار ہے۔ وہ لڑکی کو حیا کا پیکر کہتی ہیں اور اس حیا کے پیکر ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی شخصی آزادی کی بھی قائل ہیں۔ اس ناول کا ثانوی نسوانی کردار لڑکی سجیلہ کا ہے جو ایک دیہی زندگی کی خوبصورت عکاس کرتا ہے۔ وہ پڑھنے کے لیے جب لاہور میں آتی ہے تو اسے ڈولی کے بھائی عابد حسین نامی شخص سے محبت ہو جاتی ہے لیکن جو اسے دھوکا دیتا ہے۔ اس کردار کے ذریعے بشریٰ رحمٰن نے واضح کیا ہے کہ عورت معصوم اور بھولی ہے وہ مرد کے دھوکے میں جلدی آجاتی ہے۔ سجیلہ عرف سجو بھی عابد حسین کی جھوٹی محبت پر دل و جان سے ایمان لے آتی ہے۔ ناول میں یہ نسائی کردار بغاوت کا اظہار کرتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے زندگی بسر کرنے کی خواہش مند ہے کیوں کہ عورت چاہتی ہے کہ اس پر کوئی زبردستی نہ کی جائے اور یہی وہ کردار ہے جو ہماری توجہ کو پوری طرح اپنی گرفت میں لیے لیتا ہے۔ شفیق الرحمٰن بشریٰ رحمٰن کی تحریروں کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

> "بشریٰ رحمٰن کی تحریریں ہمارے طرز معاشرت کی عکاس کرتی ہیں ان کے موضوعات میں خاص تنوع پایا جاتا ہے۔"۸ ۔

ناول نگار نے تصویر کشی میں حقیقت پسندانہ اور جرأت مندانہ اقدام کا ثبوت دیا ہے لیکن ان کا قلم سماج دشمن پہلوؤں کو بھی اپنے قلم کا نشانہ بناتا ہے۔ ناول "پیاسی" میں آمنہ کا کردار ایک آئیڈیل اور مثالی بیٹی کا کردار ہے۔ جسے مصنفہ نے مشرقی عورت کی تصویر میں پیش کیا ہے۔ مشرق میں بیٹی کو حیا کا پیکر، تقدس کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ جہاں اس کی پارسائی کے ذریعے اس کی عزت مزید بڑھ جاتی ہے۔ ناول "پیاسی" کی کہانی ایک ایسے معاشرے کی کہانی ہے جس میں بیٹی کی حیثیت سے عورت کا ہمیشہ سے استحصال ہو رہا ہے اور عورت کو معاشی تحفظ کے لیے مرد کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے عورت کے باغیانہ روپ کو ظاہر کیا کیوں کہ عورت احساس کمتری کا شکار نظر آتی ہے۔ بشریٰ رحمٰن نے اپنی سوچ کی عکاسی کی ہے کہ آج کے دور میں عورت کو اپنی حیثیت سے آگاہی از حد ضروری ہے تاکہ وہ جان سکے کہ عورت کیا ہے؟ اس کی ضروریات کیا ہیں؟ اور وہ اپنے حق میں آواز بلند کرے اور ہر طرح کے استحصال سے محفوظ رہ سکے۔

طرز تحریر یا اسلوب بیان بھی ناول کا ایک اہم عنصر ہے جو کہانی کو خوشگوار اور دلچسپ بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ انشاء پردازی کا کمال یہ ہے کہ الفاظ، فقرے اور جملے ہمارے خیالات و جذبات کے اتار چڑھاؤ کا برابر ساتھ دیتے رہیں۔ ناول "پیاسی" کا اسلوب رواں دواں ہے۔ اس کے خوبصورت اسلوب کا راز موزوں الفاظ و دلکش تراکیب اور حسین تشبیہات اور لطیف استعارات کا استعمال ہے۔ بشریٰ رحمٰن نے تشبیہات، استعارات و محاورات اور فارسی تراکیب کے ساتھ ساتھ اشعار کا استعمال بھی اپنے مشاہدت کی بنا پر کیا ہے۔ اسی لیے ان میں صحت اور صداقت کا عنصر موجود ہے اور مقامیت کی جھلک بھی ملتی ہے فارسی الفاظ اصطلاحات کے استعمال مثلاً آمناَو صدقناَ، خس کم جہاں پاک، نالاں، شباب، بیاض، دُرشت، سوز، سل، من شدی وغیرہ کے استعمال سے اسلوب کی روانی میں کوئی فرق نہیں آتا بعض کرداروں کی زبان میں شائستگی کا فقدان ہے۔ کہیں کہیں محاوروں و تراکیب سے بھی کام لیا گیا ہے۔ مثلاً ایک پنتھ دو کاج، سفید پوشی، گدڑی پوش، تاریک الدنیا وغیرہ۔ کہیں کہیں پورے شعر یا پھر ایک آدھ مصرعہ سے بھی کام لیا گیا ہے مثلاً "چلو میرے گھر کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے"، "جسے غرور ہو آئے کر لے شکار مجھے" وغیرہ۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید لکھتے ہیں کہ:

> "بشریٰ رحمٰن کا اسلوب نگارش میں غصب کی روانی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ الفاظ کی بادشاہ ہے اور اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کرنے کے لیے اسے الفاظ کی تلاش میں کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور اس کی نظر صحیح الفاظ پر پڑتی ہے اس سے وہ قاری کا کام آسان بنا دیتی ہے اور وہ بغیر روک ٹوک مطالعہ کیے جاتا ہے۔"۹ ۔

مجموعی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بشریٰ رحمٰن کا ناول "پیاسی" کردار کے ساتھ موضوعی ناول ہے۔ اس ناول میں مصنفہ کی فکری بلندی اور فن کی گہرائی موجود ہے اور پلاٹ اپنی رفتار سے آگے بڑھتا رہتا ہے۔ یہ ناول زندہ دلی سے بھی روشناس کرواتا ہے۔

حوالہ جات:

۱۔ کتابچہ، محترمہ بشریٰ رحمٰن "دختر پاکستان"، س ن، ص ۱۷

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

۲۔ بشریٰ رحمٰن، "پیاسی" شاندار مارکیٹ چتلی قبر، دہلی، ۱۹۸۴ء، ص۶

۳۔ ایضاً، ص۱۹

۴۔ ایضاً، ص۲۶

۵۔ ایضاً، ص۱۰

۶۔ ایضاً، ص۳۳۵

۷۔ کتابچہ، محترمہ بشریٰ رحمٰن "دختر پاکستان"، س ن، ص۱۵

۸۔ کتابچہ، محترمہ بشریٰ رحمٰن "دختر پاکستان"، س ن، ص۱۳۔۱۴

۹۔ انٹرویو، عبدالسلام خورشید، ڈاکٹر، "بشریٰ رحمٰن کا اسلوب نگارش"، مشمولہ یہ باتیں تیری یہ فسانے تیرے، شرکت پریس، لاہور ۲۰۱۸ء، ص ۵۷۴